

231



آیات نمبر 18 تا 27 میں روز قیامت کفار و مشرکین کے انجام کا بیان، کمزور لوگ اور ان کے سردار ایک دوسرے پر لعنت کریں گے۔ شیطان بھی اپنی پیروی کرنے والوں سے اعلان برأت کرے گا اور کہے گا کہ اس انجام کے تم خود ذمہ دار ہو۔ اس کے برعکس اہل ایمان جنت میں اللہ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔ توحید اور شرک کے بارے میں ایک مثال۔ اللہ اہل ایمان کو اس دنیا میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے گا

مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ اَعْمَالُهُمْ كَرَمَادِ ِۨاشْتَدَّتْ بِهِ الرِّيْحُ فِيْ يَوْمٍ عَاصِفٍ ؕ جن لوگوں نے اپنے رب کے ساتھ کفر کا رویہ اختیار کیا ہے ان کے نیک اعمال کی مثال راکھ کے ڈھیر جیسی ہے جسے آندھی کے دن تیز ہوا اڑا کر لے جائے لَا يَقْدِرُوْنَ مِمَّا كَسَبُوْا عَلٰى شَيْءٍ ؕ جو کچھ انہوں نے دنیا میں اپنے نیک اعمال کے ذریعے کمایا ہو گا ان میں سے کچھ بھی ان کے ہاتھ نہ آئے گا ذٰلِكَ هُوَ الضَّلٰلُ الْبَعِيْدُ ﴿۱۸﴾ یہ ان کی انتہا درجے کی گمراہی ہے اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ کیا تم غور نہیں کرتے کہ اللہ نے آسمانوں اور زمین کو خاص مصلحت کے ساتھ بامقصد پیدا کیا ہے اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ وَ يَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ ﴿۱۹﴾ وہ اگر چاہے تو تم سب کو فنا کر دے اور تمہاری جگہ ایک نئی مخلوق لے آئے وَّ مَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ ﴿۲۰﴾ اور ایسا کرنا اللہ کے لئے کچھ دشوار نہیں ہے وَ بَرَزُوْا لِلّٰهِ جَمِيْعًا فَقَالَ الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْٓا اِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا فَهَلْ اَنْتُمْ مُّغْنُوْنَ عَنَّا مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ ؕ اور قیامت کے دن جب سب لوگ اللہ کے سامنے پیش ہوں گے تو کمزور لوگ اپنے متکبر سرداروں سے کہیں گے کہ دنیا میں ہم تمہارے کہنے پر عمل کرتے تھے تو کیا آج تم اللہ کے عذاب میں سے کچھ تھوڑا سا حصہ ہم پر سے ہٹا سکتے ہو قَالُوْا لَوْ هَدٰىنَا اللّٰهُ



لَهَدَيۡنٰكُمۡ‌ؕ وہ جواب دیں گے کہ اگر اللہ نے ہمیں نجات کی کوئی راہ دکھائی ہوتی تو ہم
بھی ضرور تمہیں دکھا دیتے سَوَآءٌ عَلَيۡنَاۤ اَجَزِعۡنَاۤ اَمۡ صَبَرۡنَا مَا لَنَا مِنۡ
مَّحِيۡصٍ﴿۲۱﴾ رکوع [۳] اب تو خواہ آہ وزاری کریں یا صبر کریں ہمارے لئے دونوں برابر
ہیں، بہرحال ہمارے لئے یہاں سے بچ نکلنے کی کوئی صورت نہیں ہے وَقَالَ الشَّيۡطٰنُ
لَمَّا قُضِىَ الۡاَمۡرُ اِنَّ اللّٰهَ وَعَدَكُمۡ وَعۡدَ الۡحَـقِّ وَوَعَدْتُّكُمۡ فَاَخۡلَفۡتُكُمۡ‌ؕ اور
جب سب باتوں کا فیصلہ ہو چکے گا تو شیطان کہے گا کہ بے شک اللہ نے تم سے جو وعدے کئے
تھے وہ سب سچے تھے اور میں نے تم سے جو وعدے کئے تھے وہ سب جھوٹے تھے وَمَا
كَانَ لِىَ عَلَيۡكُمۡ مِّنۡ سُلۡطٰنٍ اِلَّاۤ اَنۡ دَعَوۡتُكُمۡ فَاسۡتَجَبۡتُمۡ لِىۡ‌ ۚ میرا تم پر کوئی
زور تو نہیں تھا مگر صرف اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو اپنی طرف بلایا اور تم نے میرا کہنا
مان لیا فَلَا تَلُوۡمُوۡنِىۡ وَلُوۡمُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ‌ؕ سو اب تم مجھے ملامت نہ کرو، اپنے آپ ہی
کو ملامت کرو مَاۤ اَنَا بِمُصۡرِخِكُمۡ وَمَاۤ اَنۡتُمۡ بِمُصۡرِخِىَّ‌ؕ یہاں نہ میں تمہاری
فریاد رسی کر سکتا ہوں اور نہ تم میری فریاد رسی کر سکتے ہو اِنِّىۡ كَفَرۡتُ بِمَاۤ
اَشۡرَكۡتُمُوۡنِ مِنۡ قَبۡلُ‌ؕ اس سے پہلے جو تم مجھے اللہ کا شریک ٹھہراتے رہے ہو بیشک
میں اس سے بری الذمہ ہوں اِنَّ الظّٰلِمِيۡنَ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِيۡمٌ﴿۲۲﴾ بلاشبہ ظلم کرنے
والوں کے لئے بڑا ہی دردناک عذاب ہے وَاُدۡخِلَ الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا
الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ خٰلِدِيۡنَ فِيۡهَا بِاِذۡنِ رَبِّهِمۡ‌ؕ اور
اس کے برخلاف جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے انہیں جنت کے ایسے
باغات میں داخل کیا جائے گا جن میں نہریں بہ رہی ہیں، وہ اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ ان

میں رہیں گے تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ ﴿۲۳﴾ وہاں ایک دوسرے کے لئے ان کی یہی دعا ہوگی

کہ تم پر سلامتی ہو اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ

اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ ﴿۲۴﴾ اے پیغمبر (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! کیا آپ نے غور نہیں کیا

کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے، وہ ایک پاکیزہ درخت کی مانند ہے جس کی

جڑ خوب مضبوط اور شاخیں آسمان تک بلند ہوں کلمہ طیبہ سے مراد توحید اور اس پر مبنی

عقائد و نظریات ہیں تُؤْتِيْٓ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّهَا ؕ وہ اپنے رب کے حکم سے ہر

وقت پھل دے رہا ہو وَيَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۵﴾

اللہ لوگوں کے لئے مثالیں اس لیے بیان کرتا ہے کہ وہ اچھی طرح سمجھ لیں وَمَثَلُ كَلِمَةٍ

خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةِ ۟ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَهَا مِنْ قَرَارٍ ﴿۲۶﴾ اور نا

پاک کلمہ کی مثال ایک ایسے خراب درخت کی سی ہے کہ اس کی جڑ کو کسی قسم کا جماؤ نہ ہو اور

جب چاہا زمین کے اوپر سے اکھاڑ پھینکا کلمۂ خبیثہ سے مراد کلمۂ شرک اور شرک و کفر پر مبنی

عقائد و نظریات ہیں يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۚ جو لوگ ایمان لائے، اللہ انہیں قول ثابت یعنی کلمہ طیبہ کی

برکت سے دنیا کی زندگی میں بھی ثابت قدم رکھتا ہے اور آخرت میں بھی ثابت قدم رکھے

گا وَيُضِلُّ اللّٰهُ الظّٰلِمِيْنَ ۙ وَيَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَآءُ اور اللہ ظالموں کو گمراہی میں

بھٹکتا چھوڑ دیتا ہے اور اللہ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے ﴿۲۷﴾ رکوع [۴]

